سورہ نمبر (۱۱۱)

سُوْرَۃُ اللَّهَب
سُوْرَۃُ الْمَسَد

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ
www.AL ISLAMI.NET

سُورَةُ اللَّهَبِ
سُورَةُ الْمَسَدِ

سُورَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ لہب مکہ میں نازل ہوئی (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱۴) اس میں ۵ آیات ہیں

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ ① مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ ② سَيَصْلٰى نَارًا

تباہ ہوجائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا ف۱۵ اسے کچھ کام نہ آیا اسکا مال اور نہ جو کمایا ف۱۶ اب دھنستا ہے لپٹ مارتی

ذَاتَ لَهَبٍ ۚ ③ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ ④ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ⑤

آگ میں وہ اور اس کی جورو ف۱۷ لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا ف۱۸

ف۱۴ سورہ ابی لہب مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پانچ آیتیں بیس کلمے ستتر حرف ہیں شانِ نزول جب نبی کریم صلی اللہ
۱ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور نے ان سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں
لینے کے بعد فرمایا اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ اس پر ابولہب نے حضور سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ
کیا تم نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا اس پر یہ سورت شریفہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا

ع ۵ ۳۶

ف۱۵ ابولہب کا نام عبدالعزیٰ ہے یہ عبدالمطلب کا بیٹا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چچا تھا بہت گورا خوبصورت آدمی تھا اسی لیے اسکی کنیت ابولہب ہے اور یہی کنیت زیادہ مشہور تھی دونوں ہاتھوں سے مراد اس کی ذات ہے ف۱۶ یعنی اس کی اولاد مروی ہے کہ ابولہب نے جب پہلی آیت سنی تو کہنے لگا کہ جو کچھ میرے بھتیجے کہتے ہیں اگر سچ ہے تو میں اپنی جان کیلئے اپنا مال و اولاد کو فدیہ کردونگا اس آیت میں اسکا رد فرمایا گیا کہ یہ خیال غلط ہے اسوقت کوئی چیز کام آنیوالی نہیں ف۱۷ ام جمیل بنت حرب بن امیہ ابوسفیان کی بہن جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہایت عناد و عداوت رکھتی تھی اور باوجودیکہ بہت دولتمند اور بڑے گھرانے کی تھی لیکن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت میں انتہا کو پہنچی تھی کہ خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھا لاکر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رستے میں ڈالتی تاکہ حضور کو اور حضور کے اصحاب کو ایذا و تکلیف ہو اور حضور کی ایذا رسانی اسکو اتنی پیاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی ف۱۸ جس سے کانٹوں کا گٹھا باندھتی تھی۔ ایک روز یہ بوجھ اٹھا کر لارہی تھی کہ تھک کر آرام لینے کے لئے ایک پتھر پر بیٹھ گئی ایک فرشتے نے بحکم الٰہی اس کے پیچھے سے اس گٹھے کو کھینچا وہ گرا اور رسی سے اس کے گلے میں پھانسی لگ گئی اور وہ مرگئی۔